REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۷ صلح ۱۳۳۶ ہش | ۱۷ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند روز کے لئے جابہ تشریف لے گئے

ربوہ ۱۶ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ چند یوم کے لئے کل جابہ تشریف لے گئے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور نے اپنے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ربوہ میں مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۶ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل دن بھر تو ٹمپریچر کم رہا۔ لیکن رات کو ۹۹.۱ ہو گیا۔ نیز کھانسی کی بھی بہت تکلیف رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری آجکل بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ احباب محترم مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر زبیر ٹلاٹاک بخیر و عافیت جرمنی واپس پہنچ گئے

ربوہ میں پُرخلوص خیر مقدم پر جذباتِ تشکر اور جلسہ سالانہ کے متعلق گہرے تاثرات کا اظہار

پاکستانی احباب کے جذبۂ قربانی اور جذبۂ خدمت کو شاندار خراج تحسین

ہیمبرگ (بذریعہ تار) ہمارے احمدی نومسلم بھائی ڈاکٹر زبیر ٹلاٹاک صاحب جو مشہور جرمن مستشرق ہیں کراچی سے بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیمبرگ (مغربی جرمنی) واپس پہنچ گئے ہیں آپ نے وہاں جماعت احمدیہ ہیمبرگ کے ایک خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ربوہ میں پُرخلوص خیر مقدم اور شفقانہ و برادرانہ سلوک اور مہمان نوازی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب کا قلبی شکریہ ادا کیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے متعلق جس میں امسال شمولیت کی انہیں سعادت حاصل ہوئی نہایت گہرے اور شاندار تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے پاکستانی احباب کے جذبۂ قربانی اور جذبۂ خدمت کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کے احمدی احباب کے دلوں میں اسلام کے لئے قربانی اور فدائیت کا جو جذبہ موجزن ہے۔ وہ ہر تعریف و توصیف کا مستحق ہے۔ ان کے واپس پہنچنے اور جماعت احمدیہ ہمبرگ کے ایک خصوصی اجلاس میں جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے قلبی تاثرات بیان کرنے سے متعلق مبلغ جرمنی مکرم جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ہیمبرگ ۱۳ جنوری۔ برادرم ٹلاٹاک صاحب بخیریت ہیمبرگ پہنچ گئے ہیں۔ آج انہوں نے جماعت احمدیہ ہیمبرگ کے ایک اجلاس میں احباب سے خطاب کرتے ہوئے مرکز سلسلہ کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت سے متعلق اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا۔ دوران تقریر میں انہوں نے اہل ربوہ کی طرف سے پُرخلوص خیر مقدم اور مہمان نوازی کا ذکر کیا۔ اور اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام اہل ربوہ اور پاکستان کے دیگر احمدی احباب کا نہایت درجہ شکریہ ادا کرتے ہوئے خصوصی طور پر ممنونیت کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے متعلق بھی نہایت اچھے اور مخلصانہ تاثرات کا اظہار کیا۔ اور پاکستانی احباب کے اس جذبہ قربانی اور جذبہ خدمت کو بے حد سراہا جو دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کی خاطر ان کے دلوں میں موجزن ہے۔"

امریکہ مشن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان

اور

دوررس خدمات کی وجہ سے ہمیشہ آپ کا زیرِ بار احسان رہیگا

حضرت مفتی صاحبؓ کی وفات پر جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے قلبی تعزیت

واشنگٹن ۱۴ جنوری۔ امریکہ میں احمدیہ مشنوں کے انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکہ میں اشاعت اسلام کے روحانی کولمبس حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ایک تار میں جماعت احمدیہ امریکہ کے جملہ ممبران کی طرف سے گہرے رنج والم اور قلبی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ آپ کی طرف سے موصول ہونے والے تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات کی خبر امریکہ کے احمدی احباب کے لئے انتہائی رنج والم اور درد و غم کا موجب ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے امریکہ میں اولین مبلغ اسلام کی حیثیت سے جو عظیم الشان اور دوررس خدمات سرانجام دیں۔ ان کی وجہ سے امریکہ مشن ہمیشہ آپ کا زیر بار احسان رہے گا۔ اور جماعت احمدیہ امریکہ اس احسان کا بدلہ کبھی نہ اتار سکے گی اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحبؓ کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اپنے خاص قرب سے نوازے۔ امریکہ کے تمام احمدی مشنوں میں نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے۔"

درخواستِ دعا

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت نسبتاً زیادہ ناساز ہے۔ فالج کے اثر کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے میں پہلے سے زیادہ دقت محسوس ہوتی ہے۔

احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹۵۷ء

دینی جماعت اور سیاسیات

ہفت روزہ الاعتصام مورخہ ۱۱ر جنوری میں فاضل مدیر نے صفحہ ۲ پر جو اداریہ "سعید ملک کا بیان" کے زیر عنوان سپردِ قلم کیا ہے۔ اس میں ایک اور نہایت معقول اور اشاعت اسلام کے نقطۂ نظر سے نہایت مفید بات کہی ہے۔ جو ہر اس جماعت کو مدنظر رکھنی چاہیئے تھی۔ جو دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس کام کے لئے جو بھی جماعتیں اس زمانہ میں کسی بھی اسلامی ملک میں کھڑی ہوئی ہیں۔ سوائے جماعت احمدیہ کے کسی نے اس کا کما حقہٗ خیال نہیں رکھا۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ جماعت کی سرگرمیوں کو سیاسیات سے الگ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ فاضل مدیر لکھتے ہیں:۔

"بیان کا ایک قابل غور پہلو یہ بھی ہے۔ کہ دینی اور مذہبی جماعتوں کو سیاسیات کے ہنگاموں سے بالکل الگ رکھا جائے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ جن لوگوں کو ...... سیاسیات کی چاٹ لگ جاتی ہے۔ ان کے تعمیری کام رک جاتے ہیں۔ اور اسلامی امور کی سرانجام دہی سے ان کے ذہن غافل ہو جاتے ہیں"۔

(الاعتصام ۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء)

ہمیں اس وقت بیان کے حسن و قبح کے جانچنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہمیں فاضل مدیر الاعتصام کے اداریہ کی دوسری باتوں پر بحث کرنا منظور ہے۔ ہمیں صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ انہوں نے جو محولہ بالا بات کہی ہے۔ وہ سچی ہے۔ اسی زمانہ کے حالات کے مطابق اگر کوئی دینی جماعت غلبۂ اسلام کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ تو اس کام کو کامیابی سے سرانجام دینے کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ سیاسیات سے الگ رہے۔ ورنہ وہ راہِ مستقیم سے بھٹک جائے گی۔ اور اس کا حقیقی مقصد سیاسیات کی بھول بھلیوں میں گم ہو جائے گا۔

الاعتصام کے فاضل مدیر اس نتیجہ پر "جماعت اسلامی" کا تلخ انجام دیکھ کر پہنچے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں یہ احساس خواہ کسی طرح سے پیدا ہوا ہو۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ آخر ہمارے لگاتار کہنے کا اثر نہ سہی ایک جماعت کے تلخ تجربہ نے تو آپ کو اس حقیقت سے آشنا کر دیا ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آغاز ہی میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور آپ کی راہنمائی سے آج جماعت احمدیہ سیاسیات سے الگ تھلگ رہ کر اور باوجود اپنوں اور بیگانوں کی مخالفت کے تبلیغ و اشاعت اسلام میں آہستہ آہستہ سہی آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور من اللہ تھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر اس زمانہ کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا تھا۔ اور اسی کی تلقین فرمائی تھی۔ اور جماعت احمدیہ آپ کی تلقین کے مطابق اس پر کاربند ہے اسی لئے ہمارے لئے یہ دوہری خوشی کا باعث ہے۔ کہ اب یہ بات تجربہ کی کسوٹی پر کسی جا کر بالکل کھری ثابت ہو گئی ہے۔ اور اہلِ علم حضرات اس کے افادہ کو سمجھنے لگے ہیں۔ اور اگر اسی پر بعض اسلامی جماعتوں نے واقعی عمل کرنا شروع کیا۔ تو یقیناً وہ اشاعتِ اسلام میں مفید کام کر سکیں گی۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "احمدیت کا پیغام" سے ایک ذرا طویل اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جس سے واضح ہو گا۔ کہ ایک دینی اور مذہبی جماعت کا سیاسیات سے الگ رہنا اشاعتِ اسلام کے لئے کتنا مفید ہے۔ فھو ھذا۔

"مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلاء باقی ہے۔ ایک کمی باقی ہے۔ اور اسی خلاء اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا۔ تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہِ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی۔ اور اس تحریک سے ان کا منشا یہ تھا۔ کہ شاہِ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے۔ اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے۔ تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے۔ وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے۔ جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا۔ کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہو گی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائیگی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہو گی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائیگی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائیگی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہو گی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہو گی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اسکی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشا محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں۔ لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے۔ اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی۔ اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اور انہیں ایک رشتہ میں پروئے۔ تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا۔ اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے۔ تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں۔ بے اعتنائیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے۔ مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہِ راست نہیں ٹکراتے تھے۔ اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا۔ کہ ہم سے براہِ راست ٹکراتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی۔ افغانستان میں بھی۔ ایران میں بھی عراق میں بھی۔ شام میں بھی۔ فلسطین میں بھی۔ مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمن میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا ملایا ایسٹ اور ویسٹ افریقہ۔ ایبے سینیا۔ ارجنٹائنا غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے۔ اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے۔ یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں۔ اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ ایک انگریز لیفٹیننٹ اپنی زندگی وقف کر کے اس وقت مبلغ کے طور پر انگلستان میں کام کر رہا ہے۔ باقاعدہ نمازی ہے۔ شراب وغیرہ کے قریب نہیں جاتا۔ خود محنت اور مزدوری سے پیسے کما کر ٹریکٹ وغیرہ شائع کرتا۔ یا جلسے کرتا ہے۔ ہم اسے گزارہ کے لئے اتنی قلیل رقم دیتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

اسلام میں مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اس امر کی متقاضی ہے

کہ ہم دنیا کی روحانی احتیاج کو پورا کرنے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اور زیادہ بلند کریں

اگر ہم نے اس دلچسپی کے علمی اور عملی تقاضوں کو کماحقہ پورا نہ کیا تو ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ٹھہریں گے

فضل عمر ہسپتال کی تعمیر و تکمیل میں ہاتھ بٹانے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُرزور تحریک

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی تقریر

(۳)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے "مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی" کے موضوع پر جو تقریر ارشاد فرمائی تھی۔ اس کے تفصیلی خلاصے کی دو قسطیں ۱۵ اور ۱۶ جنوری ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ آج اس کی تیسری اور آخری قسط شائع کی جاتی ہے۔

اسلام میں اہلِ مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور ہمارا فرض

اب میں تقریر کے دوسرے حصہ کی طرف آتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مغرب میں اسلام کے متعلق آجکل جو دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے پیشِ نظر ہم پر کیا ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس دلچسپی کے نتیجہ میں جو نئے سوالات ان کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کی جو جستجو انہیں لاحق ہوتی ہے۔ اس کو انہوں نے خود پورا کرنا ہے۔ یا اس کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے جیسا کہ منٹگمری واٹ نے کہا ہے کہ محمدؐ نہ غلطی خوردہ تھے نہ جھوٹے تھے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ خواہ وہ زبان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی تسلیم نہ کریں۔ لیکن وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیں بتائیں کہ کیا اسلام اس زمانہ کے لئے ایسی تعلیم پیش کرتا ہے۔ جو علمی اور عملی لحاظ سے ہماری ضروریات کو پورا کر سکے

علمی اور عملی تقاضے } اب دونوں فرض ہم پر عائد ہوتے ہیں کہ ہم علمی لحاظ سے بھی اسلام کی برتری ثابت کریں اور عملی لحاظ سے بھی ایسا نمونہ دکھائیں کہ جس کو دیکھ کر اہلِ مغرب کو تسلی ہو سکے کہ فی الواقعہ اس زمانے کی ضروریات کو اگر کوئی تعلیم پورا کر سکتی ہے۔ تو وہ اسلام کی ہی بے نظیر تعلیم ہے۔ ورنہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ آخرت میں کہے گا کہ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پینے کو نہیں دیا۔ میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانے کو نہیں دیا اب دنیا میں جو روحانی پیاس اور روحانی بھوک پیدا ہو رہی ہے وہ ہم خود اپنی تبلیغی اور بشیری سرگرمیوں سے پیدا کر رہے ہیں۔ اگر ہم پیاس تو پیدا کریں۔ لیکن اس کو دور کرنے کا خاطر خواہ سامان نہ کریں۔ تو ہم خدا تعالےٰ کے نزدیک کیسے خطرناک مجرم ٹھہریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم اپنی وسعت کے مطابق اس ضمن میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن یہ جدوجہد ہماری وسعت کے مطابق ہونے کے باوجود دنیا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مقابلہ میں بہت ناکافی ہے اگر ہم اپنے فرض سے عہدہ برآ ہونا چاہتے ہیں۔ تو پھر دنیا کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق ہمیں اپنی وسعت کو بھی بڑھانا پڑے گا

مال اور اولاد کی قربانی } ہم سب کو اپنی قربانیوں کو اور زیادہ وسیع کرنا پڑے گا۔ مالی قربانیوں کو بھی اور اولاد کی قربانیوں کو بھی۔ یعنی یہ کہ ہم کو پہلے سے کہیں بڑھکر اپنا مال اپنی اولاد دینی خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ تا وہ روپیہ اور وہ اولادیں دنیا کی روحانی احتیاج کو دور کرنے میں کام آئیں اور ہم خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مجرم نہ ٹھہریں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی اولادوں کی اس طور پر تربیت کریں۔ کہ وہ دنیا کی بڑھتی ہوئی روحانی احتیاج اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نئے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کی اہل ثابت ہوسکیں۔ وہ دین کا علم بھی حاصل کریں۔ اور پھر دنیا کی مختلف زبانیں بھی سیکھیں تاکہ وہ اس علم کو دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلا سکیں۔ اور پھر وہ عالم باعمل ہوں۔ تاکہ ان کے وجودوں میں دنیا کے سامنے اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ آسکے اور امن و سلامتی کی متلاشی روحیں تسلی پا سکیں کہ فی الواقعہ اسلام کی تعلیم قابلِ عمل ہے۔ اور موجودہ زمانے کی ضروریات کو بآسانی پورا کر سکتی ہے۔

مختلف زبانوں میں لٹریچر پیدا کرنے کی اہمیت } پھر ہمیں دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر بھی مہیا کرنا ہوگا۔ اس وقت غیر زبانوں میں ہمارا لٹریچر بہت کم ہے۔ ابھی تک ہم نے صرف چار زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ لیکن یہ تو محض ایک جھلک ہے جس کی مدد سے دنیا کے کروڑوں کروڑ انسان جو اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں صراطِ مستقیم کو تلاش نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس نور کو عام کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ جدوجہد کرنا ہوگی۔ اس کے لئے تین امور کو سرانجام دینا بہت ضروری ہے۔

تین اہم امور } اول۔ ہمیں دنیا کی ہر زبان میں لٹریچر پیدا کرنا چاہیئے۔

دوم۔ مرکز میں ایسے ادارے ہونے چاہئیں کہ جن میں دنیا کے ہر خطہ سے آنے والے لوگوں کو علم دین سکھا کر ان کی روحانی پیاس کو بجھایا جا سکے۔

سوم۔ پھر اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ بھی ہونا چاہیئے۔ ایسا کامل نمونہ کہ جو موجودہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہو۔ اور دنیا کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے سکے۔ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو بہت کچھ خرچ کر کے بھی یہ عملی نمونہ دیکھنے کے متمنی ہیں۔ اس کے لئے روزمرہ کی زندگی میں ایک انقلاب ضروری ہے۔ اپنی صفائی۔ گھر کی صفائی۔ شہر کی صفائی ہمارا رہنا سہنا لین دین میل ملاپ نشست و برخاست اور گفت و شنید الغرض ہر حرکت و سکون پر اسلام کو حاوی کرنا چاہیئے تاکہ دنیا ہماری زندگیوں میں اسلام کی چلتی پھرتی تصویر دیکھ سکے۔ اور گواہی دے سکے کہ فی الواقعہ اسلام کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ یہ سب امور اگرچہ ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اسی طرح دین کا حصہ ہیں جس طرح اسلامی عبادات دین کا حصہ ہیں۔

ایک پُرزور تحریک

میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ فضل عمر ہسپتال کی تعمیر و تکمیل سے متعلق ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جہاں ربوہ دنیا کے لئے روحانی شفا کا سامان کرے وہاں اس میں جسمانی بیماریوں سے شفا کا بھی پورا پورا سامان ہو۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ ہمارا ہسپتال بڑا نہ سہی چھوٹا ہی ہو۔ لیکن وہ کم از کم ہر طرح سے مکمل ہو۔ اور اتنا مکمل ہو کہ بڑے بڑے ہسپتالوں کے لئے نمونہ کا کام دے سکے اگرچہ میں اس بارے میں تفصیل سے تحریک کرنا چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ وقت تھوڑا

تنگ ہے۔ اس لئے میں اس کام کی اہمیت واضح کرنے کے لئے محترمی ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا ایک خواب سنا دیتا ہوں۔ جو اشتہار کی شکل میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر غلام غوث صاحب فرماتے ہیں:۔

گذشتہ شب ۲۴ و ۲۵ دسمبر ۱۹۵۶ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ حضرت میاں بشیر احمدؓ صاحب کے ساتھ ایک نہایت وسیع مکان میں گفتگو کر رہے ہیں۔ جس کو میں سن نہیں سکتا۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ کہ حضورؑ میرے ساتھ زیرِ تعمیر فضلِ عمر ہسپتال کے بارے میں ذکر فرما رہے ہیں۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہسپتال مذکور کے متعلق گہری دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ شفاخانہ ہر نوع مکمل اور ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہو۔ کسی چیز کی بھی اس میں کمی نہ رہے۔ مثلاً وسعت کے لحاظ سے کافی مکمل بیڈ (BED) ہوں۔ جس میں سینکڑوں مریض آ سکتے ہوں۔ اور ادویات بھی ہر ایک مرض کے لئے مہیا ہوں اور آلات اور متعلقہ سہولتیں بھی ہر ایک قسم کے اپریشن کے لئے مہیا ہوں۔ اور سرجن اور فزیشن بھی ہر علاج کے بطور سپیشلسٹ موجود ہوں۔ امراء اور غرباء مریضوں کے لئے ان کے حسب حال ہر ایک شے کا انتظام ہو۔ مختصر یہ کہ حضورؑ اس ہسپتال کو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق ایک مثالی ہسپتال دیکھنا چاہتے ہیں۔ اخراجات کے متعلق حضورؑ کو ذرہ تشویش نہیں معلوم ہوتی۔ تعبیر اس کی واضح ہے۔ کہ لمبا سال سے ہمارا یہ تجربہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مبارک منہ سے نکلی۔ تو مخلصین جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

چنانچہ میں بڑے زور سے تحریک کرتا ہوں۔ کہ احباب فضلِ عمر ہسپتال کی تعمیر و تکمیل کے سلسلہ میں اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تا یہ ہسپتال جلد از جلد مکمل ہو کر ایک بڑی ضرورت کو پورا کرنے کا موجب ہو سکے۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

جس سے انگلستان کا ایک چوہڑائی زیادہ کمانا ہے۔ اسی طرح جرمنی کے ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے۔ وہ بھی فوجی افسر ہے۔ بڑی جدوجہد کے بعد وہ جرمنی سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ابھی اطلاع آئی ہے۔ کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہنچ گیا ہے۔ اور وہاں ویزا کا انتظام کر رہا ہے۔ یہ نوجوان اسلام کی خدمت کا بے انتہا جوش اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور اس لئے پاکستان آ رہا ہے۔ کہ یہاں اسلام کی تعلیم پوری طرح حاصل کر کے کسی غیر ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے۔

جرمنی کا ایک اور نوجوان مصنف اور اسکی تعلیم یافتہ بیوی زندگی وقف کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور شدید عنقریب ہی وہ اس فیصلے پر پہنچ کر پاکستان تعلیم اسلام کے لئے آ جائیں گے۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک نوجوان اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اور غالباً جلد ہی کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگ جائیگا۔ بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتداء شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک غیر معمولی قوت حاصل کر لیتی ہیں۔ اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سیاست سے اسی لئے الگ رہتی ہے۔ کہ اگر وہ ان باتوں میں دخل دے، تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے۔"

جماعت اسلامی کی ناکامی سے الاعتصام کے فاضل مدیر کو اگر یہ سبق ملا ہے۔ کہ دینی اور مذہبی جماعتوں کو سیاسیات سے الگ رہنا چاہیئے۔ مگر یہ منفی ثبوت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا بیان سے ان کے سامنے اس سوال کا مثبت پہلو بھی آ جائے گا۔ اور ان پر واضح ہو جائے گا۔ کہ کس طرح ایک مذہبی جماعت سیاسیات سے الگ رہ کر دنیا کے کناروں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام پہنچانے میں واقعی کامیاب ہو رہی ہے۔

گنبدِ عالم میں نغمہ زا تری آواز ہے

اَے امیر المؤمنین اَے صبحِ ہستی کے نکھار
تیرے دم سے زندگی کی ہر فضا ہے تابدار
تُو امینِ عظمتِ فکرِ فلک پرواز ہے
گنبدِ عالم میں نغمہ زا تری آواز ہے
تیرے ذہنِ معرفت میں فکر کی تنویر ہے
در حقیقت تُو حقیقت کی حسین تصویر ہے
تُو خلیفہ ہے خلافت پر تری ایمان ہے
تجھ سے یہ وابستگی بخشش کا اک سامان ہے
تیری عظمت نجمِ روشن، مہر و ماہ کی ہم عناں
تُو ہماری زندگی مضمحل کا پاسباں
تیرا جلوہ گمرہی کی گرد، دل سے دھو گیا
آفتابِ راہنمائی تجھ سے روشن ہو گیا
ہم ترے پیغام کو لے کر بڑھیں گے چار سُو
تیری عظمت کے لئے ہر دم لڑیں گے چار سو
ہم مدینے کی روائت کو یہاں دُہرائیں گے
تیری کرنوں کا تقدّس ہر طرف پھیلائیں گے
ہم مصائب کی چٹانوں کو دھنک دیں گے یہاں
تیرے پیغامات کو لے جائیں گے تا آسماں
جب تلک تیری توجّہ شاملِ احوال ہے
راہ میں جو حادثہ ہے سر بسر پامال ہے
تیری سطوت کے ستاروں کی ضیا رکھتے ہیں ہم
رُوپ میں تیرے جمالِ کبریا رکھتے ہیں ہم
ہم متاعِ کامرانی کو تو کھو سکتے نہیں
تجھ سے نسبت ہے ہمیں ناکام ہو سکتے نہیں
ہم خدائے دو جہاں سے کر رہے ہیں یہ دعا
بول بالا ہو ترے عہدِ خلافت کا سدا
ضَو فشاں ہر دم رہے تیری نظر کا آفتاب
تیری تعلیمات سے ہو بزمِ ہستی فیض یاب
زندگی میں سُرخروئی کے بہت امکان ہیں
بے یقیں اختر ہمیں ہم صاحبِ ایمان ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کے ظلی نبی ہونے کا مفہوم

غیر مبایعین کیلئے قابل غور بات

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب)

اخبار پیغام صلح ۹ر جنوری ۵۷ء میں غیر مبایعین کے صدر ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا ایک خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ:۔

"ایک عجیب بات جو دوسرے اولیاء و مجددین میں نظر نہیں آتی یہ ہے کہ آپؑ (حضرت مسیح موعود) کی پیشگوئیاں دنیا پر محیط ہیں تمام دنیا کے اہم واقعات کا ذکر آپ کی پیشگوئیوں میں پایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع یہ شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس امتیاز کو ذکر کرکے ڈاکٹر صاحب نے آپ کو جملہ مجددین اور اولیاء امت سے بڑھ کر شان رکھنے والا قرار دیا ہے۔ اور پھر اس شان کو ایک لفظ میں یوں ادا کیا کہ فی الواقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے بعد کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثاً کے مطابق کر دیا ہے کہ:۔

"لوگ ظلی نبی کے لفظ پر شور کرتے ہیں حیرت ہے کہ کس عقل کے مالک ہیں ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ ایک ٹوپی ایک چھڑی کا بھی سایہ ہوتا ہے۔ کیا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ اس سایہ کے اندر کوئی حقیقت ہے اور اگر ٹوپی اور چھڑی کو اٹھا لیا جائے تو وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کا اپنا کوئی وجود نہیں اور اس کی ہستی صرف اصل عکس ہے اور وہ اصل کے وجود سے وابستہ ہے اس ظلی نبوت تو نبوت کا عکس ہے اس کا اپنا وجود کوئی نہیں۔ ظلی نبی متبوع سے شدید تعلق کا مظہر اظہار ہے۔ جن لوگوں نے اس سے نبوت کا مفہوم نکالا ہے ان کی عقل پر رونا آتا ہے یہ تو نبوت کی نفی ہے نہ کہ اثبات"

ہمیں تسلیم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی نبوت کا ہی دعوےٰ فرمایا ہے اور آپ نے اس قسم کے نبی کو امتی نبی قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ سے ظلی نبی، امتی نبی اور بروزی نبی مانتی ہے ہمارے اور غیر مبائعین کے درمیان اس بارے میں مابہ النزاع ظلی نبی اور امتی نبی کی اصطلاح کے معنے ہیں ورنہ اس لفظ کے استعمال تک دونو متفق ہیں یہ اصطلاحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال فرمائی ہیں اسلئے مناسب ہے کہ اپنے عقلی ڈھکوسلوں کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کیا جائے کہ حضور کی ان اصطلاحوں سے کیا مراد ہے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذیل کے بیانات اس بارے میں نہایت واضح ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

اول:۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اسکو امتی بھی نہ کہا جائے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ کہ براہ راست"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

دوم: "امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو"

(ریویو بر مباحثہ صفحہ ۸)

سوم "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

چہارم "پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات کے اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں"

(الحکم ۱۷ر اپریل ۱۹۰۳ء)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ظلی نبی ہونے کا ان معنوں میں ذکر فرمایا ہے کہ آپ کو یہ مرتبہ اور مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں ملا ہے۔ بلکہ آپ کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ مجھے جو بھی مرتبہ ملا ہے اور جو بھی مقام عزت اور قرب کا میں نے حاصل کیا ہے وہ سب ظلی اور طفیلی طور پر ہے۔ تو کیا غیر مبائع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملہم، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا بھی انکار کر دیں گے۔ کیونکہ حضور کی تحریر کے مطابق یہ سارے مراتب قرب و کمال محض ظلی طور پر آپ کو ملے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اگر ظلی ملہم سے مراد غیر ملہم نہیں۔ ظلی مہدی سے مراد غیر مہدی نہیں اور ظلی مسیح سے مراد غیر مسیح نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ یہ ملہم مہدی اور مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ان مراتب کو پانے والا ہے۔ تو ٹھیک اسی طرح ظلی نبی کے یہ معنے کیوں نہیں سمجھے جا سکتے کہ یہ شخص مقام نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے حاصل کرنے والا ہے؟ کیا اتنی واضح اور اتنی صاف بات بھی غیر مبائع دوست نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں ہماری عقل پر رونا آتا ہے اور ہم حیران ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود آپ کی مقرر کردہ اصطلاح کو آپ کے بیان فرمودہ مفہوم سے ہٹا کر اپنے من گھڑت معنے پیدا کر رہے ہیں۔ غور کیا جائے تو ظلی نبوت براہ راست نبوت کی نفی ہے مگر آنحضرت کی پیروی میں نبوت کا اثبات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص ترین اور سچے خادم تھے۔ ایام ملازمت میں لاہور سے قادیان دارالامان میں حضرت مسیح موعود علیہ کی خدمت بابرکت میں قریباً ہر اتوار کو حاضر ہوتے تھے۔ ان ایام میں ریل گاڑی بٹالہ تک رہتی تھی۔ اسلئے حضرت مفتی صاحب رات کے وقت بٹالہ سے قادیان بالعموم پیدل چل کر حاضر ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں انگریزی لٹریچر کے اقتباسات بھی پیش کیا کرتے تھے۔ اور اس خدمت دین کا ان کو فخر حاصل تھا۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم مغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت بلکہ ہر درجہ عشق تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو حقیقی تعلق ایک مخلص ترین احمدی کو ہونا چاہیئے وہ آپ کو بدرجہ اتم حاصل تھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم و مغفور کے درجات اخروی اعلےٰ سے اعلےٰ عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو حضرت مفتی صاحبؓ کی طرح سچا و عاشقانہ تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مفتی صاحبؓ کے پسماندگان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل عطا فرمائے۔ حضرت مفتی صاحب کی وہ صورت آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب کہ وہ اپنی ملازمت کے دوران بھی سچے عاشق زار کی طرح لاہور سے قادیان میں تشریف لاتے تھے۔

دعا ہے کہ حضرت مفتی صاحبؓ دوسرے ابدی رہائش کے جہان میں اعلےٰ روحانی زندگی پائیں۔ آمین۔

خاکسار عبدالمجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ آف کھولنا

C - ۲ - ۷ - ماڈل ٹاؤن — لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

تحریک جدید کے وعدوں اور ادائیگی کے متعلق

(۱) "اگر کسی شخص کو قربانی کی زیادتی سے لطف آتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے اندر ایمان ہے"

(۲) "اگر قربانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ متاع ایمان سے محروم ہے۔ کیونکہ ایمان کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالے کی راہ میں قربانی کرنے سے انسان لذت محسوس کرتا ہے اور اس کے دل میں انقباض پیدا نہیں ہوتا"

(۳) "مت خیال کرو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ خدا تعالے کو خوش کر سکتے ہو"

(۴) مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی گردن اونچی کر سکتے ہو"

(۵) "مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ اپنی اولادوں اور آئندہ آنے والی نسلوں میں دین کی محبت پیدا کر سکتے ہو"

(۶) اگر تمہارے اندر قربانی کا مادہ نہیں جو اس زمانہ میں ضروری ہے۔ اگر تمہارے اندر مالی اور جانی قربانی کا مادہ نہیں جو اس زمانہ میں ضروری ہے تو تم نہ خدا تعالے کو منہ دکھانے کے قابل سمجھے جا سکتے ہو اور نہ آئندہ آنے والی نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہو سکتے ہو"۔

(۷) تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین سے جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"

(۸) "میں اللہ تعالے پر اس تحریک کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے"

(۹) "اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر

اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔

اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدے کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"

(۱۰) پس آپ تحریک جدید میں اپنا وعدہ فوری کر دیں اور جلد تر اسے ادا بھی فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید

اعلان دارالقضاء

چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی اراضیات کے متعلق دعاوی کی سماعت پہلے قضاء میں بند کر دی گئی تھی۔ لیکن اب دوبارہ قضاء ہی میں ان کی سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہے لہٰذا تمام ایسے دوست جو ان اراضیات کے دعویدار ہیں مورخہ $\frac{1}{57}$ ۲۷ بوقت ۹ بجے صبح بورڈ قضاء ربوہ میں پیش ہونے کے لئے آئیں۔ اگر کوئی صاحب نہ آئے تو ان کی عدم موجودگی میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور بعد میں ان کا کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء کی بجائے ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء تک

بعض قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی درخواست کی بناء پر پہلی سہ ماہی کے نصاب تعلیم کی مدت آخر جنوری ۱۹۵۷ء سے بڑھا کر ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء مقرر کی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ اس عرصہ کے لئے کتاب "احادیث الاخلاق" بطور نصاب مقرر کی گئی تھی۔ یہ وہی کتاب ہے جو تربیتی کلاس کے لئے حدیث کا نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ یہ کتاب دفتر مرکزیہ سے جلد منگوا کر زیادہ سے زیادہ خدام کو مطالعہ کروانے کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء تک امتحان لے کر نتیجہ مرکز میں ارسال فرمائیں

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خریداران "خطبہ نمبر الفضل" کیلئے ضروری اعلان

جملہ خریداران خطبہ نمبر الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل کے جس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالی کا خطبہ شائع ہوتا ہے وہ نمبر بلا توقف ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر ہفتہ ضرور بالضرور خطبہ شائع ہو۔ بعض اوقات ایک ہفتہ میں دو تین خطبے بھی شائع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات کوئی خطبہ بھی شائع نہیں ہوتا ادارہ الفضل کو جس وقت شعبہ زود نویسی کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالے کا خطبہ موصول ہوتا ہے فوراً شائع کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا خطبہ نمبر کے خریداران الفضل سے گذارش ہے کہ وہ خطبہ کے ہر ہفتہ نہ ملنے کی شکائیت کے لئے خطوط نہ لکھیں بلکہ ہر خطبہ کا نمبر ملاحظہ فرمایا کریں۔ اور اگر کوئی خطبہ دو خطبوں کے درمیان ان کو نہ ملے تو مینجر الفضل کو اطلاع دیں۔ بعد تحقیقات اگر ان کی شکایت درست ثابت ہوئی تو ان کو مطبوعہ خطبہ نمبر بلاقیمت ارسال کر دیا جائیگا۔

(مینجر الفضل)

اعلان تبدیلئے حلقہ جات انسپکٹران بیت المال

یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے بعض انسپکٹران بیت المال کے حلقہ جات کی مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ لہٰذا عہدہ داران سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً التماس ہے کہ وہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نام انسپکٹر		موجودہ حلقہ
(۱) مولوی ظفر اسلام صاحب	-	محلہ جات ربوہ
(۲) چوہدری عبدالرب صاحب نغیرت	-	تحصیل جڑانوالہ و تحصیل سمندری
(۳) چوہدری محمد شجاعت علی صاحب	-	ضلع لاہور مع حلقہ جات لاہور شہر و ضلع منٹگمری
(۴) قاضی خورشید الرب صاحب	-	تحصیل ڈسکہ و تحصیل سیالکوٹ و ضلع گوجرانوالہ کی بعض جماعتیں
(۵) چوہدری فیض احمد صاحب -	-	تحصیلات نارووال۔ شکر گڑھ۔ پسرور
(۶) چوہدری سلطان احمد صاحب	-	بہاولپور ڈویژن
(۷) سید محمد لطیف صاحب	-	اضلاع گجرات و جہلم
(۸) چوہدری غلام احمد خانصاحب ظہور	-	حیدرآباد ڈویژن و کراچی شہر

(ناظر بیت المال)

ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کا دلچسپ مقالہ

ربوہ ۱۲ جنوری۔ آج ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام محترم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی نے "اردو ادب کے ابتدائی دور میں طنز و مزاح" کے موضوع پر ایک دلچسپ تحقیقی مقالہ پڑھا۔ فاضل مقالہ نگار نے اس دور کے مختلف مراحل کی تعیین کی اور ان کی خصوصیات کو متعدد شعراء کے کلام سے مثالیں دے کر واضح کیا۔

صدارت کے فرائض پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے سرانجام دیئے۔ آخر میں سامعین کے اصرار پر مکرم تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل پروفیسر نصیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر وزیر آغا صاحب اور صاحب صدر نے اپنا کلام بھی پیش کیا

(نامہ نگار)

درخواست دعا:۔ عزیزم چوہدری عبدالکریم خان کاٹھگڑھی شاہد مربی سیالکوٹ کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

عبدالعزیز خان کاٹھگڑھی

صدر شکری القوتلی

جمہوریہ شام کے صدر شکری القوتلی آجکل پاکستان کے سرکاری دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ آپ شام کی تحریک جدوجہد آزادی کے ساتھ آغاز ہی سے وابستہ رہے ہیں۔

صدر شکری القوتلی ۱۸۹۱ء میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ جہاں ان کا اعلیٰ عرب خاندان ۴۰۰ سال ہوئے عراق سے ترک وطن کر کے پہنچا تھا۔ موصوف نے اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم دمشق کے عنبری ثانوی مدرسہ میں حاصل کی۔ بعد ازاں استنبول گئے۔ جہاں سلطنت عثمانیہ کے افسروں کی شاہی درسگاہ میں سیاسی و انتظامی تربیت حاصل کی۔ مسٹر قوتلی نے ۱۹۱۲ء میں اسی درسگاہ سے سند تکمیل حاصل کی۔ شکری القوتلی کا شمار ان اولین نوجوانوں میں ہے جنہوں نے ۱۹۰۸ء میں سلطنت عثمانیہ میں دستوری نظام حکومت کے اعلان کے نفاذ پر سیاسی تحریکات میں نمایاں حصہ لیا اور صرف یہی نہیں کہ عربوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کی بلکہ عرب ممالک کی آزادی کے لئے خفیہ طور پر بھی کام کیا تھا۔ جب محب وطن عرب نوجوانوں کی ایک جماعت نے العربیہ الفتاۃ کمیٹی قائم کی۔ تو شکری القوتلی نے ہمیشہ اس کی صف اول میں رہ کر کام کیا۔

شکری القوتلی ۱۹۱۵ء میں دمشق میں امیر فیصل بن الحسینی مرحوم (جو بعد ازاں عراق کے تخت شاہی پر رونق افروز ہوئے) اور وہ دونوں آپس میں گہرے دوست بن گئے۔ شہزادہ فیصل کے ساتھ الفتاۃ کمیٹی میں شامل ہوئے جس کے ارکان نے (قوتلی بھی اسی کمیٹی کے رکن تھے) اجتماعی طور پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے عرب انقلاب کی داغ بیل ڈالی۔ آئندہ آزاد عرب ممالک کی سرحدیں طے کیں۔ عرب پرچم اور اس کے رنگ مقرر کئے۔ یہی وہ پرچم تھا جسے شام نے اپنی آزادی کے دن یعنی ۸ مئی ۱۹۲۰ء کو لہرایا تھا۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ شام کے بعد آزاد ہونے والا پہلا عرب ملک اس پرچم میں ایک ستارہ کا اضافہ کرے گا۔ چنانچہ شام کے بعد آزاد ہونے والے عرب ملک کے پرچم پر دو ستارے تیسرے ملک کے پرچم پر تین ستارے۔ اور اسی طرح دیگر عرب ملکوں کے پرچموں میں مزید تعداد میں ستارے رکھنے کا فیصلہ کیا گیا جب اتحادیوں کو پہلی جنگ میں فتح حاصل ہوئی تو شہزادہ فیصل عرب یمن کے کمانڈر کی حیثیت سے دمشق میں داخل ہوئے۔ عرب نوجوان ان کے ساتھ شامل ہونا شروع ہو گئے۔ اور بعد ازاں انہوں نے الاستقلال العربی پارٹی قائم کی۔ بعد میں جب یہ ادارہ خفیہ نہ رہا۔ تو اس کا نام بدل کر العربیہ الفتاۃ کمیٹی رکھا گیا۔ ان کے رفقاء کی جماعت میں قوتلی ہر صورت میں اور ہر گوشے سے غیر ملکی اقتدار ختم کرنے کے سلسلہ میں پیش پیش تھے۔

انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اپنا سب کچھ اس کمیٹی کے حوالہ کرنے کو تیار ہیں۔ جو غیر ملکی اقتدار ختم کرنے کی ذمہ داری سنبھال رہی تھی۔ موصوف نے اس سلسلہ میں ایک تحریری بیان جاری کیا اور اسے شہزادہ زید کے حوالہ کیا۔ لیکن شام کے خلاف بڑی طاقتوں کی سازباز اتنی زیادہ تھی کہ اسے روکنا مشکل ہو رہا تھا۔ عرب یمن کو میلسون میں ۲۴ر مئی ۱۹۲۰ء کو شکست ہوئی اور اس کے نتیجہ میں اس ملک کی آزادی ختم ہو گئی عرب محبان وطن کو مصر میں جا کر پناہ لینی پڑی۔

لیکن قوتلی کی واپسی کے کچھ عرصہ بعد شامی انقلاب شروع ہوا۔ انہوں نے اور ان کے ایک اور رفیق کار نے اس انقلاب کے لئے زمین ہموار کی۔ فرانسیسیوں نے ان کے لئے موت کی سزا کا اعلان کیا۔ اس کے باوجود قوتلی عراق۔ حجاز مصر اور یورپ کا سفر کرتے رہے اور اس قومی مقصد کے لئے انہوں نے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

۱۹۳۱ء میں قوتلی دمشق واپس آ گئے اور اپنے رفقاء کار کے ساتھ شریک ہوئے۔ جو اپنے ملک کی آزادی کے لئے کام کر رہے تھے۔ ان محبان وطن سے نیشنل بلاک عالم وجود میں آیا۔ یہ جدوجہد چھ سال تک جاری رہی۔

فرانس نے محسوس کیا کہ اس کو عوام کے ساتھ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کرنے پڑے گا۔ چنانچہ معاہدے کے بارے میں گفت وشنید کرنے کے لئے ایک وفد پیرس بلایا گیا۔ نیشنل بلاک کا ایک وفد بلاک کے قائد ہاشم الاتاسی کی قیادت میں پیرس گیا۔ اتاسی کی غیر موجودگی میں قوتلی نے تحریک مقاومت کو ہوشمندی سے چلایا اور اس کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔

قوتلی کے اس اقدام کی وجہ سے شامی وفد کو اپنا کام کرنے میں بہت سہولت ہوئی شامی وفد پیرس سے معاہدہ کا منصوبہ لے کر واپس آیا۔ پارلیمانی انتخابات شروع ہو گئے اور سب سے پہلے منتخب ہونے والوں میں قوتلی بھی تھے نیشنل بلاک کی ایک وزارت بنائی گئی۔ اور قوتلی کے سپرد دفاع اور مالیات کے قلمدان کئے گئے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ فرانسیسی معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ اور عوامی صفوں میں شامل ہو گئے۔ قوتلی کی توقعات صحیح ثابت ہوئیں فرانس نے پارلیمنٹ کو ختم کر دیا۔ اور حریت پسندوں کو محبوس کیا۔ اس وقت قوتلی نے قومی تحریک کی قیادت کی۔ ملک نے ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کی قیادت قبول کر لی۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں فرانس شکست کھا گیا۔ تو شام میں اس کے نمائندے نے محبان وطن کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن قوتلی مکمل آزادی سے کم کوئی پیشکش قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے انہوں نے اور ان کے ہم وطنوں نے جدوجہد جاری رکھی۔ وہ اس وقت تک مقاومت اور ہڑتالوں کی پالیسی پر عمل کرتے رہے۔ جب تک برطانوی دستے شام میں داخل نہ ہو گئے اور اس کے لئے راستہ ہموار ہو چکا تھا۔ کیونکہ ۸ر جون ۱۹۴۱ء کو برطانوی ضمانت کے ساتھ جنرل دوگول کے۔ نمائندہ جنرل کاترو نے شام کی آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ شام پر برطانوی قبضہ کے بعد فرانس نے اپنے وعدوں کو توڑنے کی کوشش کی۔

قوتلی ملک میں پھرے۔ اور انہوں نے اتحاد اور مزید مقاومت کی اپیل سے فرانس کو اس بات پر مجبور کیا کہ پارلیمانی انتخاب کے لئے ایک کابینہ تیار کی جائے ایک کابینہ تیار کی گئی۔ جس کے سربراہ عطا بک الایوبی تھے۔ قوتلی نے اپنے امیدواروں کی ایک فہرست تیار کی۔ جب اس فہرست کا اعلان ہوا۔ تو وہ لوگ فوراً پیچھے چلے گئے۔ جن کے نام اس میں نہیں تھے۔ قوتلی اگست ۱۹۴۳ء کو متفقہ طور پر صدر منتخب ہوئے

جلد ہی فرانس نے شام کی آزادی کو کچل کر شام پر دوبارہ تسلط جمانے کی غرض سے اندر اور باہر کوششیں کرنی شروع کر دیں صدر قوتلی نے ان کی ہر طرح مخالفت کی اور مکمل آزادی کے لئے جدوجہد کو جاری رکھا۔ فرانسیسی جارحانہ کارروائی ۱۹۴۵ء کو ہوئی۔ ساری قوم نے بہادری اور قوت کے ساتھ اس جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کیا حتیٰ کہ فرانس نے ملک خالی کر دیا۔

ملک کے دفاع کے لئے ایک فوج تیار کرنے اور ملک کی ترقی و تعمیر کے لئے صدر قوتلی پہلے بھی اور بعد میں بھی بہت فکرمند تھے۔ خود کار ٹیلیفون کا منصوبہ حلب تک پانی لے جانے کا منصوبہ متعدد ہسپتالوں کا قیام شامی یونیورسٹی اور ہائی ابتدائی اسکولوں میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کا منصوبہ زرعی۔ صنعتی اور مواصلاتی ترقی یہ سب منصوبے صدر قوتلی ہی نے شروع کرائے ان کے عظیم کارناموں اور شاندار صلاحیتوں ہی کی وجہ سے پارلیمنٹ نے دستور میں ترمیم کی۔ اور ان کو دوبارہ صدر منتخب کیا تاکہ وہ ان عظیم کارناموں کو مکمل کر سکیں جو انہوں نے شروع کرائے پردہ کے پیچھے جو سازشیں اور ریشہ دوانیاں ہو رہی تھیں۔ ان کے نتیجے میں پہلا انقلاب برپا ہوا۔ جو حسنی زعیم نے کیا تھا۔ صدر قوتلی اسکندریہ چلے گئے۔ جہاں وہ پانچ برس مقیم رہے۔

ولادت

برادرم چوہدری عبدالستار خاں کلرک ملٹری ہسپتال راولپنڈی کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولود مولوی فتح محمد صاحب میر جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ج ب ضلع منٹگمری کی نواسی اور چوہدری بڑے خاں صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک ۲۸۵ ضلع منٹگمری کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور والدین کیلئے باعث ٹھنڈک بنائے آمین

ناصر احمد خاں محسود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ج ب ضلع منٹگمری

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک چھٹہ ڈیرہ غازی خاں چند یوم سے ورم فم معدہ کی وجہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے (قاضی نذیر محمود خادم چک چھٹہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ امریکہ میں اشاعت اسلام کے روحانی کولمبس تھے

آپ کی وفات پر احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن، خدام الاحمدیہ ربوہ اور محلہ دارالرحمت غربی کی قراردادیں

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۵؍۱؍۵۷ زیر صدارت جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن چار بجے کے بعد منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

"ہم جملہ ممبران احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین مخلص صحابی تھے اور آپ نے ساٹھ برس سے زائد عرصہ نہایت عقیدت اور کامل اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کا ساتھ دیا۔ حضرت مفتی صاحب وہ کامیاب جرنیل اسلام ہیں جنہیں دنیا کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں میں پورے اخلاص کے ساتھ خدمت اسلام کی توفیق ملی اور خدا تعالیٰ نے ان کی مساعی کو بارآور بنایا۔

آپ نئی دنیا یعنی امریکہ میں اشاعت اسلام کے روحانی کولمبس ہیں۔ آپ نے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی شمع کو روشن کیا ہے ہماری اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت مفتی صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

سیکرٹری احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ربوہ ۱۵؍جنوری کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک خاص اجلاس مسجد محلہ دارالرحمت وسطی و شرقی میں زیر صدارت قائد ربوہ مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضرت مفتی صاحب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے

حضرت مفتی صاحب اپنی خدمات سلسلہ اور زہد و اتقاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عاشقانہ تعلق کی وجہ سے سلسلہ کے ایک ممتاز بزرگ تھے۔ ان کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پورا کرنے کی ذمہ داری تمام افراد جماعت پر بالعموم اور خدام پر بالخصوص عائد ہوتی ہے۔

ہر خادم کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ حضرت مفتی صاحب کے نمونہ کی تقلید کرنے کی پوری کوشش کرے گا تا کہ قربانی۔ فدائیت اور عبادت گذاری اور دعاؤں میں شغف کا وہی رنگ ہم میں پیدا ہو جائے جو ہمارے واجب الاحترام بزرگوں کا طرۂ امتیاز تھا۔

ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ناظم نشر و اشاعت خدام الاحمدیہ ربوہ)

دارالرحمت غربی ربوہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر اہالیان محلہ دارالرحمت غربی نے قرارداد تعزیت پاس کی۔ مورخہ ۱۵؍۱؍۵۷ کو مسجد دارالرحمت میں محلہ کے خورد و کلاں کے اجتماع میں خاکسار نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پر ملال وفات پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔

"اہالیان محلہ دارالرحمت غربی غمزدہ دلوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک قدیمی جاں نثار رفیق اور جلیل القدر خادم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی صحیح معنوں میں ایک مثالی زندگی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور نیز ہم ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین

پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت ربوہ

بسوں اور ٹرکوں کی ہڑتال

ختم کرنے کا فیصلہ

لاہور ۱۷؍جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی ایک اطلاع کے مطابق بسوں اور ٹرکوں کے مالکان نے بعض صوبائی وزراء کی اپیل کے پیش نظر آج صبح سے ٹرانسپورٹ سروسز کی ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے

اس اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ سروسز کے مختلف نمائندوں نے کل رات صوبائی وزیر مواصلات سید عابد حسین اور ایکسائز ٹیکسیشن کے وزیر چوہدری عبدالغنی گھمن سے ملاقات کی اور ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ جس کے بعد ہڑتال ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اعلان دارالقضاء

مرزا اجمل بیگ صاحب مکان نمبر ۶؍۳۰ نسبت روڈ لاہور سے ناظم صاحب جائداد ربوہ نے مبلغ ۶؍۵؍۶۸ روپیہ دلانے کی درخواست دی ہے۔ اس کی اطلاع مرزا صاحب مذکور کو عام طریق کے ذریعہ نہیں دی جا سکی۔ لہذا ان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کی سماعت یکم فروری ۱۹۵۷ء کو دفتر قضاء ربوہ میں ہوگی اور عدم پیروی کی صورت میں یکطرفہ سماعت کی جائے گی۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

سلامتی کونسل آج مسئلہ کشمیر پر غور شروع کرے گی

کراچی ۱۶؍جنوری۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل آج پاکستان کی درخواست پر مسئلہ کشمیر پر غور شروع کر رہی ہے۔ نیویارک میں پاکستان کے سفارتی ذرائع نے امید ظاہر کی ہے کہ سلامتی کونسل آج جب مسئلہ کشمیر پر غور شروع کرے گی تو پاکستان کو اقوام متحدہ کے بیشتر ارکان کی ہمدردیاں حاصل ہوں گی

ادھر وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد ملک فیروز خاں نون نے کل اقوام متحدہ میں اخباری نمائندوں کی انجمن سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ ہندوستان پاکستان پر حملہ کرنے کی غرض سے کشمیر کو ہتھیانا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو نے پاکستان کے وجود کو واضح طور پر قبول نہیں کیا اور ان کی تمام پالیسیوں کا مقصد پاکستان کو زود یا بدیر تباہ کرنا ہے۔

نیویارک سے آمدہ اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندوں نے اپنے موقف کے متعلق اقوام متحدہ کی رائے عامہ ہموار کرنے کی جو کوششیں کی تھیں ان کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو چکے ہیں۔ تاہم اس امر کا اندازہ لگانا پیش از وقت ہے کہ اقوام متحدہ میں بحث و تمحیص کا صحیح انداز کیا ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے کا مطالبہ نہیں کرے گا لیکن اگر اقوام متحدہ کی جانب سے اس قسم کی تجویز پیش ہوئی تو پاکستان اسے اس شرط پر منظور کرے گا۔ کہ پاکستانی فوجوں کے ساتھ ساتھ مقبوضہ کشمیر سے ہندوستانی فوجیں بھی ہٹائی جائیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ نیویارک میں پاکستانی وفد کراچی سے مسلسل رابطہ قائم رکھے ہوئے ہے اور اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں غیر سرکاری رجحانات سے حکومت کو برابر آگاہ کر رہا ہے۔ ادھر پاکستانی حکام نیویارک کی اطلاعات پر پوری توجہ کئے ہوئے ہیں اور تمام متعلقہ امور پر مکمل دھیان دیا جا رہا ہے۔